نقشِ آغاز

قومی اسمبلی کا
تاریخی اور اسلامی فیصلہ!

قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا

۷ستمبر ۱۹۷۴ء کی شام کو ان آنکھوں نے قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ کا جو عظیم اور مبارک فیصلہ ہوتے دیکھا اس کے تاثرات اور احساسات کے اظہار سے قطعی طور پر اپنے آپ کو عاجز پاتا ہوں، میرے سامنے وہ نازک لمحات گذر رہے تھے جن کا تقریباً پون صدی سے ملت مسلمہ کو انتظار رہا۔ کتنے اہل اللہ تھے جن کی نیندیں مسیلمۂ پنجاب علیہ ما علیہ کی فتنہ سامانیوں کو دیکھ دیکھ کر حرام ہوگئی تھیں۔ کتنے اکابر علم وفضل اور مردانِ بحث وتحقیق تھے جن کی علم وفکر کی ساری قوتیں اس راہ میں خرچ ہوئیں۔ کتنے اصحاب عشق وعزیمت تھے، جنہوں نے شہنشاہ دوعالمؐ کی بارگاہ میں سرخروئی پانے کے لئے اپنی جانیں لیلائے ناموس ختم نبوت پر لٹادیں۔ کتنے اربابِ جہد وجہاد تھے جنہوں نے کھلے دل اور کشادہ پیشانی سے اس راہ کی ہر قید وبند کی صعوبتوں کو گلے سے لگایا ؎

روئے کشادہ باید وپیشانی فراخ ۔۔۔ آنجا کہ **لطمہ** ہائے یداللہ می زنند

کتنے اعاظمِ صدق وصفا تھے جنہوں نے وصیتیں کیں کہ اگر ایسا یوم مسعود اور فتح مبین دیکھنا نصیب ہو تو ہماری قبروں پر آکر مژدہ سنا دیا جائے۔ آج علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ارواح خوشی سے جھوم اٹھی ہیں۔ وہ دیکھو اقبالؒ، ظفر علی خانؒ اور الیاس برنیؒ کتنے شاداں وفرحاں ہیں۔ ثناء اللہ امرتسری کی سرخروئی میں اور بھی اضافہ ہوچکا ہے۔ پیر مہر علی شاہؒ اور محمد علی مونگیریؒ کی خانقاہیں جگمگا اٹھی ہیں۔ حبیب الرحمٰن لدھیانوی، محمد علی جالندھری، احسان احمد شجاع آبادی، لال حسین اختر، چوہدری افضل حق کی محنتیں رنگ لائی ہیں۔ دیوبند، لدھیانہ، میرٹھ اور سہارنپور کے قدوسیوں میں جشن برپا ہے۔ الغرض ملاء اعلیٰ کی ساری کائنات محمد عربیؐ کے زمزموں سے گونج اٹھی ہے۔ باطل مٹ چکا، اہل باطل ماتم کناں ہوئے یہی ہونا تھا۔ ان الباطل کان زھوقاً ؎

محمد عربی کہ آبروئے ہر دوسراست ۔۔۔ کسے کہ خاک درش نیست خاک برسر او

۶ستمبر پاکستان کی جغرافیائی سرحدات کا یوم دفاع تھا، تو ۷ستمبر نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالمِ اسلام کی نظریاتی سرحدات کے ناقابلِ تسخیر ہونے کا اعلان ہے۔ ۷ستمبر کا فیصلہ عظیم فیصلہ، عظیم کارنامہ،

عظیم اجر و منزلت اور عظیم نتائج اور ذمہ داریوں کا دن ہے ـــــ خوشیوں اور مسرتوں کا دن ـــ پورے عالمِ اسلام کے نام لیوایان محمدؐ عربی کے لئے کہ ان کے آقا اور مولیٰ کی ابدی عظمتوں اور دائمی رفعتوں پر ایک اور مہر لگ گئی ـــ پوری ملّتِ اسلامیہ کی شادمانی کا دن ہے۔ اس لئے کہ ملّت کی وحدت و یگانگت ان خائن ہاتھوں سے محفوظ کر دی گئی جسکی چیرہ دستیوں سے ملّت کا شیرازہ دولخت ہو رہا تھا ـــ یہ فیصلہ باعثِ صد ہزار تحسین و تبریک ہے پوری قوم کے لئے، علماء اور طلباء کے لئے تجار اور ملازمین کے لئے اہلِ دانش اور اہلِ قلم کے لئے اہلِ علم و فضل کے لئے حاکم اور محکوم کے لئے عامۃ المسلمین کے لئے، پارلیمنٹ اور اس کے تمام ارکان کے لئے، حزبِ اختلاف اور حزبِ اقتدار کے لئے، دینی اور سیاسی تنظیموں کی متحدہ مجلس عمل کیلئے، اور اس کے ایمانی بصیرت سے سرشار رہنماؤں کیلئے اور ان سب کے ساتھ وزیرِ اعظم جناب بھٹو کے لئے کہ سب رضائے مصطفوی اور خوشنودی ربانی کے سزاوار ٹھہرے۔ انشاء اللہ ـــــ۔

مسلمانو! یہ فیصلہ ہمارے ذمہ ایک قرض تھا، محمد عربی علیہ السلام کا سامنا اس کے بغیر مشکل تھا۔ نہ ہم امیدوارِ شفاعت ہو سکتے تھے۔ مغربی سامراج کا پالا ہوا کتا خاتم النبیین کی عظمتوں کے آفتاب و ماہتاب کو ۷۰ ـ ۸۰ سال سے دیکھ کر بھونکتا رہا۔ وہ سامراج کا پروردہ تھا۔ اور ہم سامراج کے غلام، اس لئے مجبور و بے بس ـــــ تو اے لوگو! جشنِ آزادی منانے والو! اب تم ہمیشہ ۱۴ اگست کی بجائے ۷ ستمبر کو جشنِ آزادی منایا کرو کہ انگریزی استعمار ۱۴ اگست کو نہیں، ۷ ستمبر کو مر چکا۔ انگریزی مقاصد، ۷ ستمبر کو خاک میں مل گئے۔ جھوٹے مدعی نبوت کی متعفن لاش ٹھکانے کے ساتھ، ۷ ستمبر کو ہمیں استعمار کی گرفت سے نجات ملی۔ مگر اس کے ساتھ ہوشیار بھی رہو کہ یہ ضربِ کاری استعمار و صیہونیت اور پورے عالمِ کفر کے لئے ناقابلِ برداشت ہے، وہ اسے ٹھنڈے پیٹوں نہیں سہے گا، اس کی سازشیں اور ریشہ دوانیاں اور بھی بڑھ جائیں گی اور منصوبے اور بھی گہرے ہو جائیں گے۔ ہمیں بھی اس سے بڑھ کر تدبر و فراست دینی حمیت اور اتحاد و یگانگت سے کام لینا ہوگا۔ اور ملّتِ مسلمہ کے تمام افراد کو اس کی فتنہ سامانیوں سے خبردار رکھنا ہوگا۔ پورے عالمِ اسلام بلکہ پوری دنیا میں اس فتنہ کا تعاقب اور احتساب ۷ ستمبر کے فیصلے کا منطقی تقاضا ہے۔

مسلمانو! یہ فیصلہ ملّتِ محمدیہ کی تاریخ کا ایک سنہری فیصلہ ہے۔ مسیلمۂ پنجاب مر چکا ہے۔ اور عالمِ اسلام پر نبوت محمد عربی علیہ اسلام کی ابدیت کا پرچم لہرا رہا ہے۔ اس کی رسالت و شریعت کی ہمہ گیری اور عالمگیری کا اعلان چودہ سو سال بعد بھی ہو چکا ہے۔

یہ فیصلہ ارشادِ خداوندی ـــــ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ

علی الدین کلہ ۔۔ کا ایک اور ظہور ہے ۔ یہ سب کچھ اس ذاتِ کبریا عزوجل کی اُن رحمتوں کا نتیجہ ہے ۔ جو اس کے آخری نبی کے لئے محفوظ و مخصوص ہیں ۔ جس نے اپنے محبوب کو ورفعنا لك ذکرك سے مخاطب کیا اور جس نے انہیں وکان فضل اللہ علیك عظیما ۔۔ اور ۔۔ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ ۔ کی بشارتیں دیں ۔ حضور محمد عربیؐ فداہ ابی و امی علیہ السلام امر اور لافانی ہیں اس کی نبوت و رسالت دائمی ابدی اور سرمدی ہے ۔

پس اے اقوامِ عالم ! دیکھ لو ۔ چودہ سو سال گذر جانے پر بھی محمد عربی علیہ السلام کے سر پر تاجِ ختمِ نبوت کیسا جگمگ جگمگ کر رہا ہے اور ان کی ذات پر قبائے تکمیلِ دین کتنی فٹ اور خلعتِ اتمامِ نعمتِ دین کتنی زیبا ہے ۔ کہیں اقوامِ عالم اور تاریخ ادیان و ملل میں اس ابدیت اور دوام کی کوئی دوسری مثال مل سکتی ہے ؟ اگر نہیں تو آؤ اس ابدی صداقت، **لافانی** حقیقتِ کبریٰ، نبوت کے مقامِ معراج اور انسانیت کے مرکزِ ثقل سے اپنے آپ کو وابستہ کر لو اور اس کا دامن تھام لو ۔ جبکہ وہ خاتم النبیین ہیں تو سارے ادیان و ملل، احکام و فرامین اور دساتیر و قوانین کا بھی اُسی پر خاتمہ ہو چکا ہے ۔ یہی ختمِ نبوت کا مطالبہ ہے ۔ اب ساری تہذیب، سارے ازم، اور سارے تمدن اس کے مدنی تمدن کے سامنے مٹ چکے ہیں ۔

آج کے اس عظیم اور بے مثال فیصلہ پر پوری ملت کی طرح میری خوشیوں اور مسرتوں کی انتہا نہیں میں اپنے آپ کو اس احساسِ حمد و ثنا اور اُن جذباتِ مسرت و **ابتہاج** کے اظہار سے قطعی عاجز پا رہا ہوں ۔ پھر بھی جذبات کے طوفان میں رواں دواں خدائے رب العالمین کا احسانمند اور شکر گذار رہنا چاہیے ۔

پیارے قارئین ! خدارا مجھے بتائیے ، میں ان لامحدود اور غیر فانی مسرتوں کو اپنے محدود اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کیسے سمیٹ سکتا ہوں ۔۔ ؟

الحمد للہ الذی نصر عبدہ وانجز وعدہ وھزم الاحزاب وحدہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شھیداً ۔۔ اللھم لك الحمد ملأ السموات والارض لا نحصی ثناءً علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یا امام المرسلین یا قائد الخیر یا نبی الرحمۃ یا نبی الانبیاء یا امام الرشد والھدیٰ نفدیك بآبائنا واولادنا وارواحنا یا سید المرسلین ۔

۔۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ۔

سمیع الحق

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ